ظ ظ ظ **تقریر** ظ ظ ظ

خدائے رحمان کی وحی بابت مصلح موعود اور لیکھرام کی پیشگوئی کا محاکمہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22)

اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْأَعَادِی

سامعین! مجھے آج آپ کے سامنے پیشگوئی مصلح موعود اور لیکھرام کی پیشگوئی بابت مصلح موعود کا محاکمہ واِن کے درمیان موازنہ پیش کرنا ہے۔

معزز حاضرین! ہم مذہبی تاریخ کا جب مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ابتدائے آفرینش سے انبیاء اور رسولوں کی مخالفت کے واقعات ملتے ہیں۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بھی اِس زمانہ میں اللہ کے فرستادہ بنا کر بھیجے گئے تھے اِس لئے آپ کی مخالفت اور مخاصمت بھی لازمی تھی۔آپ کے مخالفین اور معاندین میں سے ایک معاند پنڈت لیکھرام بھی تھا جو بڑی بے باکی اور گستاخی سے بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی گندی گالیاں دیتا تھا۔چونکہ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ عاشق رسولؐ تھے اس لئے اس دشمنِ اسلام نے آپؑ کی بھی مخالفت شروع کر دی۔اللہ تعالیٰ نے لیکھرام کی ہلاکت، رسوائی اور ذلت کے سامان پیدا کرنے شروع کئے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے احسانات اور انعامات کی بارش فرمانے لگا اور آپؑ کے پھلنے پھولنے کے دروازے وا کئے۔آپ کی ذریت منقطع ہونے کی بجائے بڑھتی گئی اور آپؑ کے ماننے اور آپؑ پر جان دینے والے اکناف عالم میں پھیل گئے۔آپؑ کو روز بروز برکت پر برکت دی یہاں تک کہ بادشاہوں نے آپؑ کے مادی اور روحانی کپڑوں سے برکت پائی۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنادیا

سامعین! لیکھرام کے خدا کے مقابل پر عاشقِ رسول حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کے خدا نے جہاں لیکھرام کی ہلاکت اور اس کی ترقی کے راستے مسدود ہونے کی اطلاعات دیں۔اس کی ذلت اور ہلاکت کے لئے وقت اور دن متعین کئے۔وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے پنپنے، پھلنے، پھولنے اور نسل کی بڑھوتری کی خوشخبری دی۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہیں شمشاد
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سامعین! آج میں اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم پیشگوئی جو رحمت کا نشان تھی کا اختصار کے ساتھ احاطہ کروں گا جو ایک عظیم الشان وجود یعنی پسر موعود کی ولادت کے بارہ میں ہے کیونکہ اس پیشگوئی کا لیکھرام کی ہلاکت والی پیشگوئی کے ساتھ گہرا اور اٹوٹ تعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خوشخبری ملتی تو آپؑ اس کو شائع کروا دیتے جس سے لیکھرام کے غصہ اور غضب میں اضافہ ہوتا اور وہ جھنجلاہٹ میں آکر حضرت مرزا صاحب اور آپؑ کی نسل کی تباہی اور بربادی کے الہامات شائع کرتا اور بڑی تعلّی سے یہ اعلان کرتا کہ میرا الہام یہ کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی ذریت کا جلد خاتمہ ہو جائے گا۔

سامعین! فریقین کے اشتہارات کے باعث دونوں میں ایک مقابلے کی سی کیفیت پیدا ہوگئی اور دونوں کے پیروکاروں میں زبردست جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ عوام میں یہ تجسس پیدا ہوا کہ دیکھیں! فتح کس کے قدم چومتی ہے۔ کون ابتر اور بے نسل ٹھہرتا ہے اور کس کو روحانی جسمانی اور کثیر اولاد سے نوازا جاتا ہے۔ اسی دوران قادیان کے ساہوکاران اور بعض ہندو صاحبان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ نشان نمائی کے لئے لندن اور امریکہ والوں کو دعوت دے رہے ہیں جبکہ ہم آپ کے ہمسایہ اور ہم شہری ہونے کی بناء پر زیادہ حق دار ہیں کہ ہمیں نشان دکھایا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی اس دعوت کو قبول فرمایا اور اپنے عالمگیر مشن کے لئے ایک عالمگیر حیثیت کا نشان طلب کرنے کے لئے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور چالیس دن شب و روز عبادت اور گریہ وزاری کرتے ہوئے آپؑ نے اپنے رب سے ایک ایسے باکمال فرزند کی ولادت کی التجا کی جو دینِ اسلام کی فضیلت اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے ہر ضروری صفت سے متصف ہو اور اسے دینِ اسلام کی کامیاب خدمت کی بھرپور توفیق عطا ہو۔

فرزند جلیل جس کے آنے سے ایک روحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالی جانے والی تھی کی خوبیوں میں سے چند ایک کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپؑ بیان فرماتے ہیں کہ وہ عمر پانے والا ہوگا، نہایت ذکی اور فہیم ہوگا، صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی، وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، کلام اللہ یعنی قرآن کریم کا نہایت گہرا فہم اس کو عطا ہوگا اور اس خداداد فہم سے کام لے کر وہ قرآن کی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق پائے گا کہ کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہوگا، وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

سامعین! حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر بیٹے کے بارے میں یہ وہ خدائی الفاظ ہیں جن میں سے کسی ایک کو بھی پورا کرنے کی کسی انسان کو قدرت نہیں۔ کجا یہ کہ باون علامات کو پورا کرے۔ کون ایسا مسلمان ہے جو سخت جرأت اور بے باکی دکھاتے ہوئے اپنے اس دعویٰ کو خدا کی طرف منسوب کر سکتا ہے کہ اسے ایک بیٹا عطا ہوگا جو کلام اللہ کا مرتبہ اور شرف تمام دنیا پر ظاہر کر دے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا پر مکمل بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے اس پیشگوئی کی شان ان الفاظ میں بیان فرمائی:

"اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے۔ جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سا کلام ہے۔"

(اشتہار 22 مارچ 1886ء از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ: 114-115)

پنڈت لیکھرام کی پیش گوئیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی کے بعد بدزبان اور گندے دہن کے مالک لیکھرام کی بے باکی، گستاخی اور زبان درازی انتہائی عروج کو پہنچ گئی اور اس نے نہایت غلیظ اشتہار شائع کرنے شروع کئے اور لکھا کہ

(الف) "آپ کی علت غائی یہ ہے کہ لوگ ڈر کر آپ کی طرف رجوع لاویں اور بھینٹ چڑھاویں اور تحریریں بھیج دیں۔ آپ سے کوئی نہیں ڈرتا بے شک جی کھول کر درج کیجئے۔ ادھر ہمارا شعلہ طور تیار ہوتا ہے۔ ہم بھی اپنا الہام سنائیں گے اور غیب کی باتیں بتائیں گے۔"

(کلیات آریہ مسافر طبع اول صفحہ: 495)

(ب) "میں نے عرض کی کہ بار خدایا ایسے مکار کو سزا کیوں نہیں دیتا جو بندگان ایزدی کو گمراہ کرتا ہے فرمایا..... تین سال میں سزا دی جائے گی۔ میں نے عرض کی کہ خداوندا اس نے یہ اشتہار جاری کیا ہے کہ مجھ کو الہامات ہوتے ہیں فرمایا محض جھوٹ ہے۔ ہم نے کوئی الہام یا پیشگوئی اس کو نہیں بتلائی۔"

(کلیات آریہ مسافر طبع اول صفحہ: 496)

(ج) "آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔"

(کلیات آریہ مسافر طبع اول صفحہ: 498)

(د) "خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائے گا۔"

(کلیات آریہ مسافر طبع اول صفحہ: 498)

(ذ) جب حضور نے پسر موعود کی 9 برس کے اندر اندر ولادت کی خبر بذریعہ اشتہار 22 مارچ 1886ء میں دی تو پنڈت جی نے لکھا کہ:

"ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا جیسا کہ عرصہ ہوا بذریعہ اشتہار مفصل شائع ہو چکا ہے۔"

اور پھر لکھا کہ:

(س)"پہلے یہ بھی اطمینان ہو گیا کہ 9 برس تک آپ اور آپ کی بیوی زندہ رہے گی؟ ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ سب کا خاتمہ بتلاتا ہے۔"

(کلیات آریہ مسافر طبع اول صفحہ:499)

(ط)"ہمارا الہام یہ کہتا ہے کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔"

(کلیات آریہ مسافر طبع اول صفحہ:501)

(ع)"یہ شخص تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا کیونکہ (نعوذ باللہ) کذاب ہے۔"

سامعین! حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب سوانح فضل عمر میں اس سارے واقعہ کا ذکر فرمایا ہے اور لیکھرام کی پیشگوئیوں کے بعض منفی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آپؒ تحریر فرماتے ہیں:

"آریہ مت کا نامور پہلوان لیکھرام بھی دندناتا ہوا آن کودا۔ حضرت مرزا صاحب کے مدِ مقابل تمام مذہبی راہنماؤں میں وہ واحد شخص تھا جس نے یہاں تک بے باکی سے کام لیا کہ حضرت مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کا صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ آپ کی پیشگوئی کے مقابل پر ایک اپنی پیشگوئی بھی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے شائع کر دی۔ اس پیشگوئی نے ایک نیا اور نہایت ہی دلچسپ عنصر اس مقابلہ میں شامل کر دیا یعنی عملاً اس دعویٰ کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی گئی کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹی پیشگوئیاں منسوب کرنا کس قدر آسان ہے۔

لیکھرام کی یہ پیشگوئی منفی پہلو رکھتی تھی یعنی ہر وہ خوشخبری جو حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے حق میں بیان فرمائی، لیکھرام کی پیشگوئی میں خدا تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کر کے اس کا رڈ کیا گیا اور ہر اچھی خبر کے مقابل پر ایک بُری اور منحوس خبر رکھ دی گئی اور اس طرح یہ انتہائی دلچسپ مذہبی مقابلہ اپنے معراج کو پہنچا۔"

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ:57-59)

پسر موعود کے مقابل پر جو پیشگوئی لیکھرام نے کی۔ حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ رحمہ اللہ نے ایک محاکمے کے ساتھ اس کا کچھ حصہ اپنی کتاب میں درج فرمایا ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں۔

"لیکھرام کی پیشگوئی کے اہم نکات حسب ذیل ہیں: یہ تمام پیشگوئی لکھنے سے ہم اس لئے قاصر ہیں کہ اس کی زبان نہایت دل آزار ہے جسے دہرانے کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ پس بامر مجبوری اس میں سے صرف وہ مخالفانہ دعاوی پیش کئے جا رہے ہیں جو حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے کسی حصہ کی تردید یا نفی میں کئے گئے ہیں۔ الفاظ مَن وعَن پنڈت لیکھرام کے اپنے ہیں":

1۔"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "رحمت کا نہیں زحمت کا کہا ہو گا آپ تو ہر بات کو الٹی سمجھتے ہیں اور "ر، ز" میں امتیاز نہیں رکھتے۔"

2۔"تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "خدا اس سفر کو نہایت منحوس بتلاتا ہے آپ نے شاید لودہانہ میں بنا کنجر کی سرائے میں جیل خانہ کے متصل فروکش ہونے کو مبارک سمجھا ہو گا۔"

3۔"سو قدرت اور رحمت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "خدا کہتا ہے میں نے قہر کا نشان دیا ہے۔ رحمت کا نشان تو صرف بنا کنجر کی سرائے تھی اور بس۔"

4۔"اے مظفر! تجھ پر سلام"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "اے منکر و مکار! تجھ پر آلام۔"

5۔"خدا نے کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں، تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "خدا کہتا ہے کہ میں جلد مصنوعی کو فی النار کروں گا اور قبر سے نکال کر جہنم میں ڈالوں گا۔"

6۔"اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "مرزا ہی کے منہ سے ثابت ہوا کہ اب تک دین اسلام میں باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ موجود تھا اور حق مع اپنی برکتوں کے مفقود۔ اب ساحر قادیانی کے وجود سے حق آوے گا اور باطل جاوے گا۔"

7۔"میں تیرے ساتھ ہوں۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "پہلے پیشوایان کے ساتھ کون تھا؟ کیا شیطان بے عنوان تھا۔ البتہ خدا کا یہ فرمان تھا کہ مرزا کا ساتھی نہیں، اس کا مددگار شیطان ہے۔"

8۔"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام لڑکا تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے ہو گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "خدا نے یہ فقرہ سن کر مسکرا کر فرمایا کہ تو اس فریب کو سمجھا؟ عرض کیا کہ میں تو دو کوس کے فاصلہ پر رہتا ہوں مجھے کیا معلوم ہے..... کیا واقعی لڑکا ہو گا فرمایا۔ نہیں لڑکی۔ مگر اپنا الہام سچا کرنے کو مرزا اس وقت ضرور فریب کھیلے گا اور اسی وقت ہم تجھ کو اطلاع دیں گے۔"

9۔"اس کا نام عنموائل اور بشیر بھی ہے۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "ہم نے سنا خدا کہتا ہے اس کا نام عزرائیل اور شریر بھی ہے۔"

10۔"مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "خدا کہتا ہے کہ وہ آسمانی گولا نہایت منحوس ہے جو پاتال کو جاتا ہے۔"

11۔"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "شاید صاحبِ ذلت و نحوست و نکبت ہو گا۔"

12۔"وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "خدا کہتا ہے کہ وہ مرزا کی طرح دنیا میں آخر اعزاز شیطانی نفس اور روح منحوس کی نحوست سے بہتوں کو دائم المریض کر کے واصل فی النار کرے گا اور آخر کو خود بھی اس میں پڑے گا اور اس کا خر دجال ہو گا۔"

13۔"وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "وہ نہایت غبی اور کودن ہو گا۔"

14۔"اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "خدا کہتا ہے وہ نہایت غلیظ القلب ہو گا اور علوم صوری و معنوی سے قطعی محروم ہو گا۔"

15۔"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "آیا آپ اور آپ کے دونوں لخت جگر ظلم محض تھے جن کو خدا نے اپنے قہر اور غضب کے قطران سے متعفن اور گندہ کیا اس کو بھی خدا اسی تھیلی کا بٹا بتاتا ہے۔"

16۔"اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "کیا پہلا ثلاثہ امیروں فقیروں کی قید کا باعث ہوا۔ اب خدا کہتا ہے کہ وہ دائم الحبس ہو گا۔"

17۔"اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "پہلا ثلاثہ کیوں گمنام رہا؟ اب کہتا ہے محض خلاف ہے اس رذیل کا نام قادیان میں بھی بہت سے نہ جانیں گے۔"

18۔"میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "شاید خدا کہتا ہے کہ میں مرزا کی ذریت کو منقطع کروں گا اور نحوست دوں گا۔ مرزا صاحب! آپ ہر ایک بات کو الٹی ہی سمجھتے ہیں۔"

نہ ہو کیونکر تمہارا کار الٹا

تم الٹے بات الٹی یار الٹا

19۔"مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت ہوں گے۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "بعض قادیانی بے اصل میں کلھم حکم ربانی ہے۔"

20۔"تیری ذریت منقطع نہ ہو گی اور آخری دنوں تک سر سبز رہے گی۔"

جبکہ لیکھرام نے لکھا کہ "آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔"

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ :59-63)

سامعین! دونوں پہلوانوں کی پیشگوئیوں کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ پنڈت لیکھرام مسلسل مرزا صاحب کی ذریت کے خاتمہ کی پیشگوئی کر رہا ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ہاں جلیل القدر بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لیکھرام سے اس کے خدا کی غیرت نے کیا سلوک کیا اور خدا تعالیٰ کی تائید نے کس شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ساتھ دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی آسمانی بشارتیں کس صفائی سے پوری ہوئیں اور کس طرح یہ بچہ (پسر موعود) ناموافق حالات کے باوجود اور دشمن کی قہری نگاہوں کے علی الرغم بڑھتا، پھولتا اور پھلتا رہا۔ حتیٰ کہ اُس مقام محمود تک جا پہنچا جس کی اس کے حق میں خوشخبری دی گئی تھی۔ 1885ء سے 1897ء تک گیارہ سال کے عرصہ میں دونوں پہلوانوں کی نسل کا تقابلی موازنہ کریں تو فوراً دو اور دو چار کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں بے ساختہ ہاتھ اٹھتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی مبشر اولاد اور جماعت کو ایسی ایسی حیرت انگیز ترقیات و نصرتوں سے نوازا کہ ساری دنیا حیرت زدہ ہو کر رہ گئی جبکہ لیکھرام نے اپنے اس مصنوعی اور بناوٹی الہام میں ناکامی اور نامرادی کا عبرت ناک نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

تقابلی موازنہ

سامعین! آئیں اب دونوں پہلوانوں کا تقابلی موازنہ پیش کر کے حقائق حاصل کریں۔ پیشگوئی اور واقعہ قتل کا دورانیہ گیارہ سال سے زائد کا عرصہ بنتا ہے۔ اس دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر سات بچے پیدا ہوئے۔ اِن میں سے تین بچپن میں ہے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ باقی چار بچوں نے لمبی عمر پا کر طبعی اموات سے وفات پائی اور ایک کثیر اولاد بھی اپنے پیچھے چھوڑی۔ ان میں سے ایک حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعودؓ بھی تھے جو اشاعتِ قرآن اور خدمتِ دین کا بے نظیر کام اپنی 77 سالہ عمر اور 52 سالہ خلافت میں سر انجام دے کر 8 نومبر 1965ء کو خدا کو پیارے ہو گئے۔

لیکھرام کے واقعہ قتل کے بعد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں اولاد ہوئی جن میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ان میں سے حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بھی ہیں جنہوں نے 83 سال عمر پا کر رحلت فرمائی۔

اس پیشگوئی سے قبل بھی دو بیٹے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی بیوی سے عطا فرمائے۔ جن میں سے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی اولاد بھی بڑھی، پھولی اور پھیلی اور اب ان کے نفوس کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور خود حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو روحانی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے منقطع رہے بعد میں سلسلہ بیعت میں شامل ہوئے۔

سامعین! اِس کے مقابل پر پنڈت لیکھرام کی 1893ء میں شادی ہوئی اور اس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا اور وہ سوا سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اس طرح لیکھ رام ابتر اور لاولد ٹھہرا کیونکہ اس کے بعد اس کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس کا ایک ہی بھائی طوطا رام بھی فوت ہو گیا۔ اور 6 مارچ 1897ء کو خود لیکھ رام دروغ گوئی کا ٹیکہ ماتھے پر اور حسرت و یاس پہلو میں لے کر بصورت قتل موت کے پنجہ میں چلا گیا۔ اس کی بیوہ لکشمی دیوی باقی بچی جو بعد میں ٹی بی کے مرض کا شکار ہو گئی۔ بے چاری کبھی لاہور، کبھی لدھیانہ، کبھی راولپنڈی اپنے سسرال کے طعنوں کا شکار رہ کر آخر 3 جولائی 1902ء کو وہ بھی فوت ہو گئی۔

سامعین! یوں قرآن مجید کی آیت کریمہ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی کے مطابق پنڈت لیکھرام جس نے خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے من گھڑت جھوٹی پیشگوئیاں کی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل خائب و خاسر ہو کر اپنے عبرت ناک انجام کو پہنچتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا اور ناکام مرا اور اس کی ذریت صفحہ ہستی سے ناپید ہو گئی۔

یہ سزا تھی اس تَقَوَّلَ عَلَى اللهِ اور اِفْتَرَاءَ عَلَى اللهِ کی جو قطع الوتین کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی سزا یہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام، پنڈت لیکھ رام کی ہلاکت کے بعد 11 سال تک زندہ رہے اور اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ ہر لحہ، ہر گھڑی تازہ بتازہ نشانات دکھاتا رہا۔ آپؑ کے جسمانی اور روحانی باغات میں خوب بہار آئی۔ ایسی بہار جو سدا بہار کا رنگ رکھتی تھی۔ جو دائمی اور غیر محدود تھی۔ جس کا سلسلہ قیامت تک ختم نہ ہوگا۔ آپؑ کی ذریت اور اولاد

اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں

کی مصداق بن کر بڑھتی پھلتی پھولتی اور ترقی کرتی رہی اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وارث قرار پائی۔

سامعین! حنیف احمد محمود مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے قتلِ لیکھرام کے سو سال مکمل ہونے پر 1997ء میں ایک ضخیم کتاب بعنوان "تیغ دعا" تحریر کرنے کی توفیق دی تھی اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپؑ کی چھٹی نسل کا آغاز ہو چکا تھا۔

اور نسل مبارکہ کی کل تعداد 522 بنتی تھی اور اب اِس گنتی پر 27 سال بیت چکے ہیں اب تو یہ تعداد اک سے ہزار ہوویں کے قریب قریب ہو گی۔ اللھم زد فزد

ایک اور دلچسپ موازنہ

سامعین! ایک اور حوالہ سے بھی خاکسار نے دونوں کی اولاد اور روحانی و دینی ترقیات کا دلچسپ موازنہ بھی تیغ دعا میں پیش کیا تھا کہ لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی کے مقابل پر مصلح موعود کی نہ صرف پیدائش کی خبر دی گئی بلکہ اس کے بڑھنے، پھولنے اور پھلنے اور ترقی کرنے کی خبر بھی ساتھ دے دی گئی تھی۔ اب اگر صرف لیکھرام کی اولاد اور مصلح موعود کی اولاد کا ہی موازنہ کریں تو لیکھرام کی اولاد کے نام و نشان نہ ملنے کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ اِس کی اولاد کا نہ لاہور میں، نہ پشاور میں اور نہ جائے ولادت سید پور میں کوئی نام لیوا ہے۔ جبکہ حضرت مصلح موعودؓ کی اولاد 330 کی تعداد میں دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی اس امر کی گواہی دے رہی ہے کہ مصلح موعود زندہ ہیں۔ یہ تعداد بھی 1997ء کی ہے اور اب 27 سالوں میں لازماً اِس میں بھی اضافہ ہوا ہو گا۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولی سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

روحانی اولاد اور ترقی

سامعین! حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی ایک عظیم برکت جو دنیا کو عطا ہوئی وہ ایک پاک، بے نفس اور بنی نوع انسان کی ہمدرد، تزکیہ نفس کا اہتمام کرنے والی اور اسلامی تعلیمات پر کار بند رہنے والی جماعت ہے۔ جس کو جماعت احمدیہ کہا جاتا ہے۔ ہاں وہی پاک جماعت جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہونی تھی۔ ہاں وہی پاک اور مبارک گروہ جس کو قرآن کریم کی سورۃ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے الفاظ سے یاد فرمایا گیا ہے۔ یہ وہ آپ کی روحانی نسل ہے جو صدق و اخلاص کے ساتھ آپؑ کے پیغام کو کامیابی کے ساتھ دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ایک آواز جس کو قادیان میں ہی دبانے کے لئے سر توڑ کوششیں کی گئیں سو سال کے اندر کروڑ ہا آوازوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔

جماعت احمدیہ ایک ایسے تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے کہ جس کی شاخیں چاروں اطراف عالم میں پھیل گئی ہیں اور دنیا کی قومیں اس کے سایہ میں آکر سکون و آرام پا رہی ہیں۔ لیکھرام کے اس الہام کے برعکس کے تین سال تک قادیان میں مرزا صاحب کا ذکر بھی معدوم ہو جائے گا۔ آپؑ کی شہرت کو چار چاند لگے۔ آپؑ کا یہ سلسلہ بڑھا، پھولا پھلا اور زمین کے کناروں تک پہنچ گیا اور اب یہ کارواں بڑی تیزی کے ساتھ شاہراہ غلبہ اسلام پر رواں دواں ہے اور آج MTA کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز ساری دنیا میں گونج رہی ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ دنیا بھر کے 212 ممالک میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہو گئی ہے۔

یہ تمام ترقیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور زندہ ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ جبکہ لیکھرام کو اب دنیا میں کوئی جاننے والا موجود نہیں۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذاب سعیر ہے
مومن ہی فتح پاتے ہیں انجام کار میں
ایسا ہی پاؤ گے سخن کردگار میں

اعتراف حقیقت

سامعین! اعتراف حقیقت کے طور پر یہاں غیروں کے بعض اقتباسات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(الف) سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے رسالہ ”ترجمان القرآن“ کے مدیر نے لکھا:

”میں اکثر اوقات اس پر غور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنے مشن ..... میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی؟ مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں تو وہ بھی بے حد و حساب نظر آتی ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ نائبین رسول کو چیلنج کرتا ہے کہ تم سب مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے کیونکہ خدا کی تائید میرے شامل حال ہے۔ تم جب بھی میرے مقابلہ پر آؤ گے ہر مرتبہ ذلیل و نامراد ہو گے اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہو جاتے ہیں..... دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آجاتے ہیں ..... ذرا سچے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامیاں اور تباہیاں سامنے لائیے۔ کس قدر زوردار تحریک اٹھی تھی اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئی.....“

(ترجمان القرآن اگست 1934ء صفحہ: 57-58۔ بحوالہ ہفت روزہ ”بدر“ قادیان مسیح موعود نمبر 21۔28 دسمبر 1995ء جلد 44 شمارہ 51-52 صفحہ: 127)

سامعین! لیکھرام کے واقعہ قتل کو مدیر ”ترجمان القرآن“ کے ان الفاظ کہ ”دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آجاتے ہیں“ کی روشنی میں دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سلوک اور آپؑ کی جماعت پر عنایات روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(ب) ایک اور مخالفِ احمدیت رسالہ کا اعتراف ملاحظہ فرمائیے۔ اخبار المنبر لائل پور (حال فیصل آباد) نے 1956ء کی ایک اشاعت میں لکھا تھا:

”ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم ہو گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا عبد الجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر کے بارہ میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں..... لیکن ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کوششوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے متحدہ ہندوستان میں

قادیانی بڑھے۔ تقسیم ملک کے بعد اس گروہ نے نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنس دان ربوہ آتے ہیں.....اور دوسری جانب 1953ء کے عظیم ترین ہنگاموں کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا 1956-1957 کا بجٹ 25 لاکھ کا ہو۔"

(ہفت روزہ بدر قادیان جلد 44 شمارہ 51-52۔ 21'28 دسمبر 1995ء مسیح موعود نمبر۔ صفحہ: 127)

لیکھرام آج اگر زندہ ہوتا تو خدا کی قسم وہ اس تلخ نوائی پر مجبور ہوتا اور اعتراف کرتا کہ میری پیشگوئیوں کے مقابل پر مرزا صاحب کی پیشگوئیاں سچ نکلیں۔ آریہ سماجی لاہور اور پشاور میں تو نظر نہیں آتے مگر ہندوستان میں تو ضرور موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی ان کے لئے کہیں بھی تکلیف، درد اور کرب سے کم نہیں ہوگی۔

(ج) آریہ سماج والے خود جماعت احمدیہ کی اس ترقی کے معترف ہیں۔ چنانچہ "تیج" دہلی اپنی اشاعت 25 جولائی 1927ء میں رقم طراز ہے:

"تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت صرف جماعت احمدیہ ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں۔ بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا مگر اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی تو کسی وقت موقع پا کر ہمیں بالکل جھلس دے گی۔"

(بحوالہ الفضل 4 مارچ 1965ء)

ایسا کیوں نہ ہوتا۔ خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے سے خبر دے رکھی تھی۔ جس کا ذکر آپ علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدوں کو پورا کرے گا...... سوا ے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ: 409-410)

تُو مقدّس باپ کے ہم رنگ اے محمود ہے
نصرتِ اسلام روحِ والد و مولود ہے
یہ حقیقت وہ ہے جو خود شاہد و مشہود ہے
لاجرم لاریب تُو ہی مصلح موعود ہے

(یہ تقریر تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ، تیغ دعا، قتل لیکھرام اور سو سال از حنیف محمود صفحہ: 127-156 سے تیار کی گئی ہے)

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

ضضضض